ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

30-06-2016

(Urdu)

مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عشقِ رسول
مع عشقِ رسول کے تقاضے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

فرِشتوں کی امامت:

حضرتِ سَیِّدُنا حَفص بن عبدُاللہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اِمام المُحدِّثین حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوزُرعَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی وَفات کے بعد خَواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فِرِشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے دَریافت کِیا: اے اَبُوزُرعَہ! آپ کو یہ اِعزاز واِکرام کیسے ملا ہے؟ اُنھوں نے اِرشاد فرمایا: "میں نے اپنے ہاتھ سے دس (10) لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور مَیں ہر حدیث میں دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور نبیِ رَحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو مُسلمان ایک مرتبہ مُجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ (شرح الصدور، باب فی نبذمن اخبار من رأی الموتی...الخ، ص ۲۹۴)

قبر میں خوب کام آتی ہے
بیکسوں کی ہے یارِ غار دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے

www.dawateislami.net

بہتر ہے۔ (المعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمضانُ الْمُبارَک کا مُقدَّس مہینہ جاری وساری ہے، اسی مہینے میں اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا یومِ شہادت بھی گزرا، اسی نسبت سے آج ہم ان کی ایک بہت ہی پیاری صفت **"عشقِ رسول"** کے مُتَعَلِّق کچھ مدنی پُھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے اولاً ایک حِکایت سُنتے ہیں:

حُسن تیرا سانہ دیکھا نہ سنا!

منقول ہے کہ ایک بار چند غیر مُسلِم اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اپنے صاحب (پیارے آقا عَلَیْہِ السَّلَام) کی صفات بیان کریں! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو سُنو! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غارِ ثور میں ایسے تھا جیسے یہ میری دو (2) انگلیاں، جبکہ حِرا پہاڑ پر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چڑھا

www.dawateislami.net

تو بھی میں نے ان کے بہت قریب تھا، اس قدر قُربت کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سراپائے اقدس کو بیان کرنا بہت دُشوار مُعاملہ ہے، ہاں علی بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس چلے جاؤ وہ بیان کر دیں گے۔ وہ لوگ اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضٰی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کی: اے ابوالحسن! اپنے چچا کے بیٹے (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اَوصاف بیان کریں! تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی بالکل پست قد، بلکہ درمیانے قد سے کچھ بلند تھے، رنگ مبارک سفید تھا جس میں سرخی کی آمیزش بھی تھی، مبارک زلفیں بہت زیادہ گھنگھریالی نہ تھیں بلکہ کچھ خمدار تھیں جو کانوں تک ہوا کرتیں، کُشادہ پیشانی، سُرمگیں آنکھیں، چمکدار دانت، بُلند بِینی، گردن خوب شفاف جیسے چاندی کی صراحی، جب چلتے تو مضبوطی سے قدم جماتے جیسے بلندی سے اُتر رہے ہوں، جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو کامل توجُّہ فرماتے، جب قیام فرماتے تو لوگوں سے بلند معلوم ہوتے اور جب بیٹھتے تب بھی سب میں نُمایاں ہوتے، جب کلام فرماتے تو لوگوں پر خاموشی چھا جاتی، جب خطبہ اِرشاد فرماتے تو سامعین پر گریہ طاری فرما دیتے، لوگوں پر سب سے زیادہ رحیم و مہربان، یتیموں کے لیے شفیق باپ کی مانند، بیواؤں کے لیے کریم و نرم دل، سب سے زیادہ بہادر، سب سے زیادہ سخی اور روشن چہرے والے تھے، عباء (جُبہ) زیبِ تن فرماتے، جَو کی روٹی تَناوُل فرماتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، چارپائی کیکر کی لکڑی کی تھی جو کھجور کے پتوں کی رسی سے بُنی ہوئی تھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو عمامے تھے ایک کا نام سحاب جبکہ دوسرے کو عُقاب کہا جاتا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اشیائے ضرورت میں تلوار ذُوالفقار، اُونٹنی عضباء، خچر دُلدُل، گدھا یعفور، گھوڑا بحر، بکری برکۃ، عصا ممشوق اور جھنڈا ''لِواءُ الحمد'' کے نام سے مَوسُوم تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونٹ

www.dawateislami.net

کو خود باندھتے اور اسے چارا ڈال دیا کرتے، کپڑوں کو پیوند لگالیا کرتے اور جُوتے کی اصلاح بھی خود ہی فرمالیا کرتے تھے۔ مکمل حُلیہ مُبارکہ بیان فرمانے کے بعد اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: **لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَ لَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ**، میں نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پہلے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد آپ جیسا کوئی اور نہیں دیکھا۔ ایک روایت میں مکمل حُلیہ بیان فرمانے کے بعد حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے یوں فرمایا: **یَقُوْلُ نَاعِتُہٗ لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ** حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہر مدح خواں بالآخر یہی کہتا ہے کہ آپ جیسا نہ کوئی پہلے تھا اور نہ ہی بعد میں ہو گا۔ (ازالۃ الخفا، ۴۹۹/۴،ملتقطاً وترمذی: ۳۶۴/۵، حدیث: ۳۶۵۷ و: ۳۶۵۸) مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضرات صحابہ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مثل کیا دیکھتے خدا نے حُضُور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا مثل بنایا ہی نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، باب اسماء النبی وصفاتہ، الفصل الثانی، ۵۸/۸، ملتقطاً)

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے
وہی دھوم ان کی ہے مَاشَاءَ اللہ
مِٹ گئے آپ مٹانے والے

(حدائق بخشش: 161)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تجھے یک نے یک بنایا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جب لوگوں نے اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اوصاف کے مُتَعَلِّق پوچھا تو اوّلاً انہوں نے تفصیل سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقدَّس حُلیہ بیان فرمایا، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چند عاداتِ مُبارکہ بھی بیان فرمائیں، پھر وہ اشیا جنہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استعمال فرماکر شرف بخشا ان کا تذکرہ کرنے کے ساتھ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ان کے نام بھی بتائے، لوگوں کے سوال کا جواب یہاں پر ختم ہوچکا تھا، لیکن اَمیرُ المؤمنین حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اپنی والہانہ مَحبَّت، اُلفت اور عشق کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے خدّوخال (شکل وصورت)، حُسن و جَمال اور عادات وخِصال میں بے مثل وبے مثال ہیں، "**لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ**" ان جیسا نہ تو پہلے دیکھا اور نہ ہی بعد میں دیکھا۔

امامِ عشق ومحبت، امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مِثلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سَر سوہے تجھ کو شہِ دوسَرا جانا

(حدائقِ بخشش:43)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارے آقا ومولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مثل کوئی نہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام مخلوق میں مُنفرد اور مُمتاز ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ساری مخلوق میں سب سے افضل واعلیٰ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی ذاتِ طَیِّبہ ہے۔ قرآنِ پاک اوراحادیثِ طَیِّبہ میں کئی مقامات پراس بات کی تصریح فرمائی گئی ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے ﴿**وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ**۝۱۰۷﴾ (پ۱۷، الانبیآء:۱۰۷) تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تمھیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین و ملّت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیتِ مبارکہ کے تحت جو اِرشاد فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا ہر شے کو عالَم کہتے ہیں، جس میں انبیاء اور ملائکہ بھی داخل ہیں تو یقیناً حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان سب پر بھی

www.dawateislami.net

رحمت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ٹھہرے اور وہ سب حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب سے ہی فیض یاب اور بہرہ مند ہوئے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۳۰/۱۴۱، ملخصاً) امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُقدّسہ کے تحت فرماتے ہیں: جب حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام تمام عالَم کے لیے رحمت ہیں تو یہ بات بھی لازمی ہے کہ تمام عالَم سے افضل بھی ہوں، جبھی ان کے لیے رحمت قرار پائیں گے (التفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ ۲۵۳، ۲/۵۲۱)

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ارشاد فرماتے ہیں: "اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَضَّلَ مُحَمَّدًا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اَھْلِ السَّمَاءِ" یعنی بے شک اللہ تَعَالٰی نے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام اَنبیاء و ملائکہ سے افضل کیا ہے۔ (سنن الدارمی، باب ما اعطی النبی ...، ۱/۳۸، الحدیث: ۴۶) خود فِرِشتوں کے سردار، حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام عرض کرتے ہیں: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا فَلَمْ اَجِدْ رَجُلًا اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ۔ یعنی میں نے زمین کے مَشارِق و مَغارِب چھان ڈالے مگر محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے افضل کسی کو نہ پایا۔ (المعجم الاوسط، ۴/۳۷۳، حدیث: ۶۲۸۵)

اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرکارِ اعلیٰ حضرت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

یہی بولے سِدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

(حدائقِ بخشش: 363)

شعر کی وضاحت: حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام پکار اُٹھے کہ میں نے سارا جہاں چھان ڈالا، مگر حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام جیسا مقام و مرتبہ کسی کا نہیں دیکھا، وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یکتا اور بے مثل بنایا ہے۔

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام اور عشقِ رسول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق و مَحبَّت میں سرشار تھے، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت میں اپنا گھر بار، مال واسباب، عزیز واقربا اور رشتے ناطے سب قربان کر دیئے، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کو ہمیشہ اپنی مرضی پر ترجیح دی، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے خُونِ جگر سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی اور ساری دُنیا میں اسلام کا پرچم لہرا دیا۔

مولیٰ علی کا عشقِ رسول:

انہی خُوش نصیبوں میں سے ایک اَمِیرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بھی ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی تھے، سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیرِ کفالت ہی آپ کا بچپن اور لڑکپن گُزرا، اسی لیے مَولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کردار اور عادت واَطوار سے بے پناہ مُتاثر ہو کر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ عقیدت و مَحبَّت رکھتے تھے اور آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہر بات کو دل وجان سے قَبول کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اِسلام کی دعوت دی تو مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے قبول کرلی اور بچپن ہی سے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَعیَّت (ہمراہی) میں نماز پڑھنا شروع کر دی اور یوں اسلام قبول کرنے والے اوّلین اَفراد میں ان کا شُمار ہونے لگا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے رشتۂ محبَّت مزید گہرا ہو گیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عشق و محبَّت کے ہر تقاضے کو بحسن وخوبی پورا کرتے رہے، اَمِیرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے والہانہ عشق و محبت اور وار فتگی کے کئی واقعات ملتے ہیں۔

صاحبِ لُطف و عَطا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا
ہیں شہیدِ باوفا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا
پیکرِ خوفِ خدا اے عاشقِ خیرُ الوریٰ
تم سے راضی کِبریا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا

(وسائلِ بخشش:321)

محبوب کی بھوک مٹانے کا جذبہ:

ایک مرتبہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کھانے کا اِنتظام کرنے کیلئے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایک غیر مسلم کے باغ میں گئے اور کُنویں سے پانی کے سترہ (17) ڈول نکالے ہر ڈول کے بدلے میں ایک کھجور طے ہوئی تھی۔ اس غیر مسلم نے اپنی تمام قسم کی کھجوریں حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے رکھ دیں کہ جو کھجوریں چاہیں لے لیں، آپ نے سترہ (17) عدد عَجْوہ کھجوریں لے لیں اور جا کر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے ابُوالحسن! یہ کھجوریں تمہیں کہاں سے مِلیں؟ آپ نے عَرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سخت فاقہ کی خبر ملی تو میں کام کی تلاش میں نکل گیا تاکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے کھانے کی کوئی چیز حاصل کر سکوں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم نے یہ سب کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کی محبَّت کی وجہ سے کیا ہے؟ عرض کی: ”جی ہاں“ یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تو پیارے آقا،

www.dawateislami.net

عالم کے دِلرُبا، محبوبِ مشکل کُشا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرتا ہے فقر وفاقہ اس کی طرف اتنی تیزی سے آتا ہے جتنی تیزی سے پانی کا سیلاب نچلے جانب گرتا ہے لہٰذا جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرے اسے چاہیے کہ (فقر وفاقہ کیلئے صبر کی صورت میں) ڈھال تیار رکھے۔

(سنن الکبری للبیہقی، کتاب الاجارۃ، باب جواز الاجارۃ، ۶/۱۹۷، الحدیث: ۱۱۶۴۹)

لگاؤ سینے میں آگ ایسی　　قرار پائے نہ دِل کبھی بھی
رُلائے دِن رات تیری اُلفت　　نبیِّ رَحمت شَفیعِ اُمّت
میں نام پر تیرے واری جاؤں　　میں عِشق میں تیرے سَر کٹاؤں
دو ایسا جَذبہ دو ایسی ہِمّت　　نبیِّ رَحمت شَفیعِ اُمّت
قلیل روزی پہ دو قَناعت　　فُضُول گوئی سے دیدو نفرت
دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت　　نبیِّ رَحمت شَفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش: 208، 207)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غریب فائدے میں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عشقِ رسول کے پیشِ نظر حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو ہرگز یہ منظور نہ تھا کہ ان کے ہوتے ہوئے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی تکلیف پہنچے، وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرنے والوں کو رِزق کی تنگی اور مال و دولت کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ عُموماً ہمارے ہاں غُربت کو بہت بڑی آفت اور باعثِ ذِلّت سمجھا جاتا ہے جبکہ حقیقتاً غُربت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

کی نعمت، نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت، بَہُت سے فضائل اور بے شمار فوائد کا پیش خیمہ ہے، غریبوں مسکینوں کے آخِرت میں مزے ہوں گے کہ مالی عبادات جیسے زکوٰۃ، فِطرہ، حج وغیرہ کے متعلّق پوچھ گچھ سے اَمن میں ہوں گے کیونکہ یہ اَحکام مال دار و صاحبِ اِستِطاعت مسلمانوں کے لئے ہیں۔ بروزِ محشر جبکہ مال دار بارگاہِ رَبِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ میں اپنے مال کے مُتعلّق حساب کتاب دینے میں مشغول ہوں گے، اِدھر نادار مُسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ومَشِیَّت سے داخِلِ جنّت ہورہے ہوں گے اور یوں جنّت میں فقیروں، غریبوں کا داخِلہ امیروں سے پہلے ہوگا جیسا کہ نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''مُسلمان فقراء اَغنیاء سے آدھا دن پہلے جنّت میں داخِل ہوجائیں گے اور وہ (آدھا دن) 500 سال (کے برابر) ہو گا۔'' (تِرمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء ان فقراء المھاجرین ا لخ، ۱۵۸/۴، حدیث: ۲۳۶۱، ازغریب فائدے میں ھے، ص ۶)

''غریب فائدے میں ہے'' کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غربت کے فوائد سے مُتعلّق ابھی ہم نے جو سُنا یہ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''**غَریب فائدے میں ہے**'' سے لیا گیا ہے۔ کیا غربت باعثِ رحمت ہے یا بہت بڑی زحمت؟ یہ دنیا کی پریشانیاں بڑھانے کا باعث ہے یا آخرت کی پریشانیاں کم کرانے کا سبب؟ ہمارے اَسلاف غربت میں رہنا پسند کرتے یا مال و دولت کی کثرت کے دلدادہ تھے؟ یہ تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے آج ہی اس رسالے کو ہدیۃً طلب فرما کر خود بھی مطالعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کے مطالعے کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اتباعِ رسول کا مُقدّس جذبہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم کے عشقِ رسول کے

www.dawateislami.net

مُتَعَلِّق سُن رہے ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی پُوری زندگی عشقِ رسول کے ایمان افروز واقعات سے سجی ہوئی ہے۔ ہجرت کی رات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ہی تھے جنہیں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تشریف لے جانے کے بعد بسترِ رسول پر لیٹنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ذرا سوچئے کہ کوئی اپنے گھر میں رات کے وَقْت آرام کررہا ہو اور اسے یہ خبر مل جائے کہ باہر دُشمن اس کی جان کے درپے ہیں تو اس کی نیند اُڑ جائے گی اس کا چین وسُکون غارت ہو جائے گا اگرچہ وہ یہ جانتا ہو کہ باہر سیکیورٹی کا اعلیٰ نظام مَوْجُود ہے مگر پھر بھی وہ مطمئن نہیں ہو پائے گا، صرف یہی نہیں بلکہ گھر میں مَوْجُود دیگر اَفْراد بھی بے چین اور خوف زدہ ہو جائیں گے، لیکن قُربان جائیے حضرتِ مَولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم کی بے مثال ہمت و کامل جذبۂ مَحبّت پر کہ یہ جاننے کے باوُجود کہ باہر دُشمن گھات لگائے بیٹھے ہیں، کسی بھی وَقْت حملہ ہو سکتا ہے اور اپنے مَطلُوبہ شَخْص کو نہ پا کر غُصّے اور جھنجھلاہٹ میں دُشمن کوئی بھی کاروائی کر سکتا ہے۔

حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے ان سب باتوں کی ذرا بھی پروا نہ کی اور جیسے ہی نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم کو بُلا کر فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے لہٰذا میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے بستر پر میری سبز رنگ کی چادر اوڑھ کر سو جاؤ! قریش کی ساری امانتیں جو میرے پاس رکھی ہوئی ہیں ان کے مالکوں کو سپرد کرکے تم بھی مدینے چلے آنا۔ چنانچہ حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم نے لوگوں کی امانتیں اُن کے مالکوں کو سونپنا شُروع کیں اور مکّے میں تین (3) دن رہے، پھر امانتیں اَدا کرنے کے بعد مدینے کی طرف چل دیئے۔ یہاں تک کہ قُبا شریف پہنچ گئے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ کلثوم بن ھِدْم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے مکان میں تشریف فرما تھے یہ بھی وہیں ٹھہر گئے۔ (اسد الغابة، علی بن ابی طالب، ھجرته، ۴/۱۰۴ ملخصاً، والریاض النضرة، علی بن ابی طالب، الفصل الخامس فی ھجرته، ۲/۱۱۳، الجزء الثالث)

www.dawateislami.net

بھیک لینے کے لئے دربار میں منگتا ترا
لے کے کشکول آگیا مولیٰ علی مُشکِل کُشا
ایک ذرّہ اپنی اُلفت کا عِنایت کر مجھے
اپنا دیوانہ بَنا مولیٰ علی مشکل کشا

(وسائل بخشش، ص:۵۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے مَعْلُوم ہوا کہ مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بے پناہ مَحَبَّت فرماتے، عشقِ رسول کی چاشنی ان کی رَگ و جاں میں اس قدر سرایت کر چکی تھی کہ انہیں مَحْبُوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر کچھ بھی عزیز نہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی جان ومال، ماں باپ اور اولاد سے بڑھ کر سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت تھی، خود اِرْشاد فرماتے ہیں: **کَانَ وَاللہِ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَاَوْلَادِنَا وَاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَی الظَّمَاءِ** کہ خدا کی قسم! حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمارے مال، ہماری اولاد، ہمارے باپ، ہماری ماں اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر ہمارے نزدیک محبوب ہیں۔ (الشفاء، القسم الثانی، الباب الثانی، فصل فیماروی عن السلف...، الجزء الثانی، ص ۲۲) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کمال عشقِ رسول کا اندازہ صلحِ حدیبیہ کے اس واقعے سے بھی ہوتا ہے کہ جب نبیِّ اکرم، رحمتِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُعاہدہ لکھنے کے لیے حَضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو حکم فرمایا، معاہدے کی شرائط لکھوانے کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا لکھو **هٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ** یعنی یہ وہ شرائط ہیں جن پر قُریش کے ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول **محمد** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صُلح کا فیصلہ کیا۔ یہ سن کر مشرکین میں سے ایک شَخْص سُہَیْل بن عَمْرو بولا: اگر ہم آپ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا رسول مانتے تو بَیْتُ اللہ سے نہ روکتے اور نہ ہی جنگ کرتے لہٰذا "**مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ**" کے بجائے "محمد بن عبد اللہ" لکھئے تو

www.dawateislami.net

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ بھی ہوں ۔ پھر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو فرمایا: کہ (لفظِ) "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ" مٹا دو اور اس جگہ "محمد بن عبد اللہ" لکھ دو۔ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عَرض کی: یارَسُولَ اللہ! میں آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی ہرگز نہیں مٹا سکتا، تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ معاہدہ لیا اور خود اس پر (لفظِ رَسُولُ اللہ مٹا کر) محمد بن عبدُ اللہ تحریر فرما دیا۔ (صحیح البخاری، کتابُ الصُّلح، باب کیف یکتب ھذا ما صالح۔۔الخ، ج ۲/۲۱۲، الحدیث: ۲۶۹۹ مُلتَقطاً (سیرت ابن ھشام، ص ۴۳۲)

میں گُناہوں کا مریض اور آپ ہیں میرے طَبیب
دیجئے مجھ کو شِفا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا
دِل سے دُنیا کی مَحبّت دُور کر کے یاعلی!
دیدو عشقِ مُصطَفٰے مَولیٰ علی مُشکِل کُشا

(وسائلِ بخشش، ص:522،523)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کس قدر پیار و مَحبّت کرتے تھے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اسمِ گرامی مٹانا بھی آپ کو پسند نہیں تھا، حکیمُ الامت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حضرتِ مولیٰ) علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے ہاتھ سے لفظِ رسول اللہ پر قلم نہ چلا، یہ حکم سے سرتابی نہیں بلکہ انتہائی جوشِ ایمانی اور جذبۂ عشقِ رَسُولُ اللہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، صلح کا بیان، الفصل الثالث، ج ۵/۲۲۳، بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک سچا عاشق اپنے مَحبُوب کے ہر ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے بلکہ محبوب سے صادر ہونے والے ہر عمل کو اپنانا باعثِ سَعادت سمجھتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نمازِ فجر کے لیے نکلا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سوتے ہوئے جس شخص پر بھی گزرتے اسے نماز کے لیے آواز دیتے یا پاؤں مبارک سے ہلاتے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب الاضطجاع بعدھا، ۲/۳۳، حدیث: ۱۲۶۴) چونکہ حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سچے عاشقِ رسول تھے اس لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس اَدا پر بھی عمل فرمایا اور اسی حالت میں اپنی جان جانِ آفریں کے سپُرد کر دی۔

منقول ہے کہ جب مؤذن نے آکر اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو وقتِ نماز کی اطلاع دی، تو آپ نمازِ فجر کے لیے گھر سے چلے، راستے بھر لوگوں کو نماز کے لیے آواز لگا کر جگاتے جاتے تھے کہ اچانک اِبْنِ مُلْجَم بدبخت نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر حملہ کرتے ہوئے تلوار کا وار کیا جس سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شدید زخمی ہوئے اور بعد میں جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ (تاریخ الخلفاء، علی بن ابی طالب، فصل فی مبایعة علی بالخلافة۔۔الخ، ص ۱۳۹، ماخوذاً)

بعدِ خُلفائے ثلاثہ سَب صحابہ سے بڑا
آپ کو رُتبہ مِلا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا
کیوں پھِروں دَر دَر بھلا خَیرات لینے کے لیے
میں فقط منگتا تِرا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا

(وسائلِ بخشش، ص:522، 524)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول کے تقاضے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر مُسلمان پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عشق و محبّت کا دعویدار ہے، لیکن یہ دَعْویٰ اسی صورت میں سچا مانا جاسکتا ہے جب کہ عشقِ رسول کے تقاضوں پر عمل بھی کِیا جائے، لِہٰذا ہمیں دَعْوئ عشقِ رسول کرنے کے ساتھ یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم عشقِ رسول کے

www.dawateislami.net

تقاضوں پر بھی کاربند ہیں یاہمارا عشق فقط دعوے تک ہی محدود ہے؟ عشقِ رسول کن باتوں کا تقاضا کرتا ہے آیئے ان میں سے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

اطاعت واتّباع

عشق و مَحَبَّت کا اوّلین تقاضا مَحْبُوب کی اطاعت و اِتّباع ہے، لہٰذا ہر اُمّتی پر لازم ہے کہ مَحْبُوبِ دو جہان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس بات کا حکم اِرْشاد فرمایا اس پر عمل پیرا ہو اور اس کی ذرّہ بھر مخالفت کا تصوّر بھی ذہن میں نہ لائے، اِتّباعِ رسول کا تقاضا ہے کہ ہر مُسلمان پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ موجودہ دور میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات میں بھی اتباعِ رسول اور احیائے سُنّت کا عظیم جذبہ اپنی مثال آپ ہے، اِتباعِ سُنّت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نورانی شخصیت کو دیکھ کر بے شمار اَفْراد متاثر ہوئے اور سر پر عمامے کا تاج، چہرے پر داڑھی اور بدن پہ سُنَّتوں بھرا لباس سجا کر نہ صرف عاشقانِ رسول کی صَف میں شامل ہوگئے بلکہ نماز، روزے اور شرعی احکامات کے پابند بھی ہوگئے۔ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "تعارفِ امیرِ اہلسنت" کے صفحہ 38 پر ہے: آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِتباعِ سُنّت کی نیت سے کبھی فرش پر لیٹتے ہیں تو کبھی چٹائی پر۔ آپ نے سونے کے لیے نہ تو اپنے گھر میں کوئی گدیلا رکھا ہے نہ ہی پلنگ، اَلْغَرَض! امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے شب و روز کے معمولات میں اتباعِ رسول ہی کی جھلک نظر آتی ہے جو کہ یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ عشق و مَحَبَّت کی دلیل ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہمیں بھی اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایسی ہی سچی محبت اوران کی کامل اطاعت نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُطِیع اپنا مُجھ کو بنا یاالٰہی! سدا سُنّتوں پر چلا یاالٰہی!
میں عِشقِ نبی میں رہوں گم ہمیشہ تُو دیوانہ ایسا بنا یاالٰہی!
تُو انگریزی فیشن سے ہر دم بچا کر مجھے سُنّتوں پر چلا یاالٰہی!

تجھے واسطہ سَیِّدہ آمِنہ کا بنا عاشقِ مُصطَفٰے یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش:100،101)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعظیم وتکریم:

عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حد درجہ تعظیم وتکریم کی جائے، جو شخص کسی سے مَحبَّت کرتا ہے وہ خود بھی اس کی تعظیم کرتا ہے اور دوسروں سے بھی اسی بات کی توقع رکھتا ہے، حتّٰی کہ اگر کوئی شخص اس کے محبوب کی ذراسی توہین کر بیٹھے تو وہ آپے سے باہر ہوجاتا ہے ۔ یہ تو عام محبوب کی بات ہے جبکہ سَرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو کائنات کے ساتھ ساتھ خود خالقِ کائنات کے بھی مَحْبُوب ہیں خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی تعظیم وتوقیر کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے۔

چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ (پ۲۶،الفتح:۹) تَرجَمۂ کنزالایمان: اوررسول کی تعظیم وتوقیر کرو

کثرتِ ذکر:

عشق و مَحبَّت کے تقاضوں میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ جس سے عشق ومحبت کا دَعوٰی کرتا ہے تو کثرت کے ساتھ اس کا ذکر بھی کرتا ہے کیونکہ عاشقِ صادق کو اپنے مَحبُوب کے ذِکْر سے لذّت ملتی ہے۔ چونکہ ہمارے عشق و مَحبَّت کا مرکز سَروَرِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی ذاتِ مُبارکہ ہے اس لئے ہمیں کثرت سے اُن کا ذکر کرنا چاہئے۔ ذکرِ رسول وہ بابرکت وظیفہ ہے جس میں عُشّاق کے دلوں کی تسکین بھی ہے ،اظہارِ مَحبّت بھی ہے اور نیکیوں کا خزانہ بھی ۔اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ محبوبِ دوجہاں، سرورِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی ذاتِ طَیِّبَہ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام پڑھا جائے۔ اگر مدنی انعامات پر عمل کرنا نصیب ہوجائے تو روزانہ کم از کم 313 بار دُرودِ پاک پڑھنے کی

سعادت نصیب ہو سکتی ہے، **مدنی انعام نمبر 5 ہے:** کیا آج آپ نے اپنے شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد اور کم اَز کم 313 بار درود شریف پڑھ لیے ہیں؟

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ، مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تری فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوستوں سے دوستی، دشمنوں سے دشمنی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشق کے تقاضوں میں سے ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ جس طرح ایک سچے عاشق کو اپنے مَحْبُوب سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے محبت ہوتی ہے، اپنے مَحْبُوب کے دوستوں اور اس کے عزیزوں سے عقیدت ہوتی ہے اسی طرح اس کے دشمنوں سے عداوت رکھنا، ان سے قطع تعلق کرنا بھی عشق کا تقاضا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص کسی سے سچی محبت کا دَعْویٰ بھی کرتا ہو اور اس کے دشمنوں کو دوست بھی رکھتا ہو۔

صَدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مؤمنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کریں۔ (خزائن العرفان، پ۲۸، المجادلۃ، تحت الآیۃ:۲۲) یاد رہے! عاشقانِ رسول کیلئے صرف یہی بات کافی نہیں کہ رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمنوں کو دشمن جانیں بلکہ ان سے دشمنی کے ساتھ ساتھ ان کی تہذیب اور رسم و رواج سے بھی کنارہ کشی اختیار کرنا لازمی ہے۔ مگر افسوس! آج کل کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمنوں کے طور طریقوں پر عمل کرنا **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ باعِثِ فخر سمجھتے ہیں۔ افسوس! کہ ہم دن بہ دن مغربی تہذیب اور ان کے طرزِ معاشرت کے متوالے بنتے جارہے ہیں۔ یہ اسی

www.dawateislami.net

کا نتیجہ ہے کہ آج عورتوں نے حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے، نوجوانانِ اسلام کی نگاہوں سے حیا رُخصت ہونے لگی ہے، اپنے آپ کو غلامانِ مصطفٰے کہلانے والے سیرتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنانے کے بجائے دُشمنانِ مصطفٰے کے طور طریقوں پر عمل پیرا نظر آتے ہیں۔

آہ! فیشن کی ہے یلغار رسولِ عربی! دُور سُنّت سے مُسلمان ہوئے جاتے ہیں
دُور فیشن کی ہو بھرمار رسولِ عربی! سُنّتوں کا ہو عطا دَرد مُسلمانوں کو
سُنّتوں کا کروں پرچار رسولِ عربی! میرا سینہ تِری سُنّت کا مدینہ بن جائے

(وسائلِ بخشش:375)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی بھی وَقْت ہے سنبھل جانا چاہئے اور ہوش میں آکر گفتار کے نہیں بلکہ کردار کے غازی بن جانا چاہیے، غیروں کی مَحبَّت دل سے مٹایئے اور اُس ذات کی حقیقی مَحبَّت دل میں بسایئے جس کے نور نے دنیا کے اندھیروں میں اُجالا کر دیا، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے لو لگا کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے ہو جایئے۔

مجھے اپنی رحمت سے تُو اپنا ہی کر لے
سِوا تیرے سب سے کنارا کروں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یکطرفہ مَحبَّت کرنے والے تو بہت ملتے ہیں جو ہر وقت اپنے مَحبُوب سے عشق و محبت کا دم بھرتے دکھائی دیتے ہیں لیکن کمال تب ہے جب مَحبُوب بھی اپنے مُحِب سے مَحبَّت کا اقرار کرتا ہو۔ حَضرتِ سَیِّدُنا مولی علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم وہ خوش نصیب شخص ہیں کہ جن کے دعویٔ عشقِ رسول پر خود پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُہرِ تصدیق بھی ثبت (نقش) فرمائی اور ان سے خود اپنے والہانہ تعلق کا بھی اظہار فرمایا۔ چنانچہ

www.dawateislami.net

مَحبَّت کی گواہی

غزوۂ خیبر کے موقع پر سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا** یعنی کل میں اس آدمی کو جھنڈا دوں گا **یُحِبُّہُ اللہُ وَرَسُوْلُہُ وَ یُحِبُّ اللہَ وَرَسُوْلَہُ** جس سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کا رسول مَحبَّت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول سے مَحبَّت کرتا ہے۔ پھر اگلے دن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جھنڈا اعطا فرمایا۔

(بخاری، کتاب فضائل اصحابِ النبی، باب مناقب علی ابن ابی طالب، ۲/۵۳۵، حدیث: ۳۷۰۲ ملخصاً)

میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہوں شاہ کا
پَر لُطف جب ہے کہدیں اگر وہ جناب ''ہُوں''

(حدائقِ بخشش: 92)

شعر کی وضاحت! میں کیا اور میری حقیقت کیا ہے، ہر وَقْت خود کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا غلام سمجھتا ہوں اور کہتا پھرتا ہوں، لیکن اصل مزہ تو جب ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود فرمائیں کہ ہاں تُو ہمارا غُلام ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنین) یعنی اسلامی بھائیوں اور جامعۃ المدینہ (للبنات) یعنی اسلامی بہنوں کے جامعۃ المدینہ میں داخلے جاری ہیں اور 10 شوال المکرم 1437ھ، (متوقع 16 جولائی 2016ء) تک داخلے جاری رہیں گے۔ آپ بھی اپنے بچوں کی بہتر تربیت کروانے، انہیں نماز روزے کا عادی بنانے، فرائض و واجبات، حلال و حرام، خرید و فروخت اور حُقُوقُ العِباد، وغیرہ کے شرعی اَحْکامات سکھانے کیلئے جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے تاکہ آپ کے بچے عِلْمِ دِین سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں اور آپ کی اُخروی نجات کا سامان بن سکے۔ عِلْمِ دِین کے فضائل کی تو کیا بات ہے!

صَدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیا ہی جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت بہتر ہو جاتی ہے۔ (اس سے) وہ علم مُراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو کہ یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

(بہار شریعت، ۳/۶۱۸، ملخصًا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعاتُ المدینہ میں طلبہ کو نُورِ علم سے مُنوّر کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے اس کے علاوہ جامعاتُ المدینہ کے طلبہ جدول کے مطابق راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مُسافر بنتے ہیں بلکہ بعض خوش نصیب تو 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی پاتے ہیں، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 92 مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے درجے کی ذیلی مشاورت کے ذمہ دار کو جمع کرواتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے نیز اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے جہاں چہار جانب علم کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے وہیں آپ کے لیے بھی صدقۂ جاریہ کا سلسلہ ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں

www.dawateislami.net

اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! سنت پر عمل کی نیت سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: ❀ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں ارشادِ ربُّ العباد ہے:

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾	ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شَخْص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔ (2) ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قَدَر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔ (3) ❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے دَرمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جا رہا ہے اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُر وَقار طریقے پر چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀

1... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2... مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸ ملخصاً

3... الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

www.dawateislami.net

راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[4] ❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور منرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب 312 صفحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 اور 120 صَفْحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفَر بھی ہے۔

سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

4…ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (5)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (6)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (7)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (8)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ

---

5. ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
6. ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵
7. ۔۔۔القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷
8. ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (9)

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (10)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (11)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔ (12)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

9…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

10…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

11…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

12…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net